عالمی فیضانِ خلافت

مرتبہ

طاہر جمیل احمد

استاد مدرسۃ الظفر ربوہ

عناوین

بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی:

یتامیٰ اور مساکین کی اعانت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی تحریک:

جنوری 1909ء میں خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے یتامیٰ اور مساکین کی اعانت کیلئے تحریک فرمائی جس کے لئے 100روپیہ آپ رضی اللہ عنہ نے خود بھی عطا فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ۔صفحہ291)

تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

بھوکوں کو کھانا کھلانا کی تحریک:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''ہر شخص کو اپنے اپنے محلّہ میں اپنے ہمسایوں کے متعلق اس امر کی نگرانی رکھنی چاہئے کہ کوئی شخص بھوکا تو نہیں اور اگر کسی ہمسایہ کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ بھوکا ہے تو اس وقت تک اسے روٹی نہیں کھانی چاہئے جب تک وہ اس بھوکے کو نہ کھلالے۔''

(الفضل 11جون1945ء)

شاردا بل (bill) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

اجمیر کے مسٹر ہربلاس شاردا نے اسمبلی میں تجویز پیش کی کہ ہندوؤں میں کم سن بچوں کی شادی کی عادت پائی جاتی ہے جس سے بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما، اخلاق وعادات اورصحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا ایک قانون نافذکیا جائے جس سے اس رسم کا انسداد ہو سکے۔ یہ تجویز شاردا بل کے نام سے موسوم ہوئی اور اسے وائسرائے ہند کی منظوری سے پورے ہندوستان پر نافذ کر دیا گیا۔

امیر المؤمنین سیدناحضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس قانون سے متعلق حکومت ہند کو ایک مفصل بیان ارسال فرمایا جس میں بتایا کہ بچپن کی شادی پر قانوناً پابندی عائد کرنا درست نہیں تعلیم اور وعظ کے ذریعہ اس کی روک تھام کرنی چاہئے۔ قانون بنا دینے سے کئی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔ صحیح طریق یہ ہے کہ بچوں کا بالغ ہونے پر فسخ نکاح کا حق دیا جائے اس حق سے تمام نقائص دور ہو سکتے ہیں۔ بلا شبہ فسخ نکاح کے معاملہ میں دوسرے مذاہب کا اسلامی تعلیم سے اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود یہ عقل وفہم سے بالا امر ہے کہ مسلمانوں کو کیوں ایسے تمدنی حالات میں دوسرے مذاہب کے تابع کیا جائے جن میں ہماری شریعت نے ہمارے لئے معقول صورت پیدا کر دی ہے لیکن ان کے ہاں کوئی علاج نہیں۔ شرعاً ایسے قانون کی ہمارے نزدیک ممانعت نہیں بشرطیکہ اس کا فیصلہ مسلمانوں کی رائے پر ہو۔

(تاریخ احمدیت جلد5۔صفحہ150)

تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ :

انفلو انزا کی عالمگیر وبا میں جماعت کی بے لوث خدمات:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

''1918ء میں جنگ عظیم کا ایک نتیجہ انفلو انزا کی وبا کی صورت میں ظاہر ہوا جس نے گویا ساری دنیا میں پھیل کر اس تباہی سے بھی زیادہ تباہی مچا دی جو جنگ کے میدان میں ہوئی تھی۔ ہندوستان میں بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا اور گو شروع میں اموات کی شرح کم تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد اس کثرت کے ساتھ موتیں ہونے لگیں کہ قیامت کا نمونہ سامنے آ گیا۔ چونکہ جماعت احمدیہ کے فرائض میں ایک بات یہ بھی داخل ہے کہ وہ مخلوق کی خدمت کرے اس لئے ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے ماتحت جماعت احمدیہ نے نہایت شاندار خدمت سرانجام دی اور مذہب وملت کی تمیز کے بغیر ہر قوم اور طبقہ کے لوگوں کی تیمار داری اور علاج معالجہ میں نمایاں حصہ لیا۔احمدی ڈاکٹروں اور احمدی طبیبوں نے اپنی آنریری خدمات پیش کر کے نہ صرف قادیان میں مخلوق خدا کی خدمت کا حق ادا کیا بلکہ شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں پھر کر طبی امداد بہم پہنچائی اور عام والنٹیر وں نے نرسنگ وغیرہ کی خدمت سر انجام دی اور غربا کی امداد کے لئے جماعت کی طرف سے روپیہ اور خورد و نوش کاسامان بھی فراخ دلی کے ساتھ تقسیم کیا گیا۔ مجھے خوب یاد ہے کیونکہ میں بھی اس آنریری کور میں شامل تھا کہ ان ایام میں احمدی والنٹیر دن رات اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر مریضوں کی خدمت میں مصروف تھے اور بعض صورتوں میں جبکہ کام کرنے والے خود بیمار ہو گئے اور ابھی نئے کام کرنے والے میسر نہیں آئے تھے۔ بیمار والنٹیر وں نے ہی خدمت کے سلسلہ کو جاری رکھا اور جب تک یہ والنٹیر بالکل

نڈھال ہو کر صاحبِ فراش نہیں ہو گئے انہوں نے اپنے آرام اور اپنے علاج کے خیال پر دوسروں کے آرام اور دوسروں کے علاج کو ہر حال میں مقدم کیا۔ یہ ایک ایسا شاندار کام تھا کہ دوست و دشمن سب نے یک زبان ہو کر جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات کا اعتراف کیا اور تقریر و تحریر ہر دو میں اس بات کو تسلیم کیا کہ اس موقع پر جماعت احمدیہ نے بہت اچھا نمونہ قائم کیا ہے۔''

(سلسلہ احمدیہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔صفحہ 358-359)

تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ:

1) عراقی عوام کی مالی امداد کی تحریک:

''عراق کی جنگ کے متعلق لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے۔ تو ایک تو احمدیوں کو مالی امداد اپنی ایمنسٹی (amnesty) کے ذریعہ ضرور بھجوانی چاہئے کیونکہ بہت مصیبت میں لوگ مبتلا ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 4 اپریل 2003ء۔الفضل انٹرنیشنل 16 مئی 2003ء)

2) افریقہ (Africa)، بھارت (India)، بنگلہ دیش (Bangladesh) اور دیگر ممالک میں قربانیوں کی رقوم بھجوانے کی تحریک:

''احباب جماعت کو چاہئے کہ افریقہ کے ممالک اور قادیان بھجوانے کے لئے بڑی رقوم دیں اور قادیان کی جماعت کو بھی ہدایت دی جائے کہ وہ یہ رقم ہندوستان کے ان غریب علاقوں میں تقسیم کریں جہاں کے لوگوں کو سارے سال میں ایک دفعہ بھی گوشت کھانے کو نہیں ملتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کو بھی متوجہ فرمایا کہ وہ افریقہ، ہندوستان، بنگلہ دیش اور دیگر ممالک کے غربا کیلئے قربانی کی رقوم بھجوائیں۔

(خطبہ عید الاضحیہ 28 مارچ 1999ء۔ روزنامہ الفضل یکم اپریل 1999ء)

3) سیرا لیون (Sierra Leone) کے مسلمان یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کی تحریک:

''ہمارے پاس اس وقت بہت سے خدمت کے ایسے میدان خالی پڑے ہیں جہاں یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کو پہلے سے زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ افریقہ میں مثلاً سیرا لیون میں جو بکثرت مظالم ہوئے ہیں ان کے نتیجہ میں بعضوں کی ٹانگیں کاٹی گئیں....... مگر میں جماعتوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور افریقہ (Africa) کی دوسری جماعتوں کو بھی کہ یتیم اور بیوگان کا جہاں تک مسئلہ ہے تو یہ ایک عام شکایت ہو گئی ہے....... تو جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مسلمان ہیں، سردست اگر مسلمانوں کی ذمہ داری کرنے کی جماعت کوشش کرے تو یہ بھی اگرچہ ہماری توفیق سے بہت زیادہ کام ہے لیکن اگر محض لِلّٰہِ یہ کام کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری توفیق بڑھاتا چلا جائے گا۔''

(خطبہ جمعہ 29 جنوری 1999ء۔الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 مارچ 1999ء)

4) افریقہ (Africa) کے فاقہ زدہ ممالک کے لئے امداد کی تحریک:

’’میں نے جب عالم اسلام کے موجودہ حالات پر غور کیا تو میری توجہ افریقہ کے ان بھوکوں کی طرف مبذول ہوئی جو وسیع علاقوں میں جو کئی ملکوں میں پھیلے پڑے ہیں۔ابی سینیا میں بھی، صومالیہ میں بھی، سوڈان میں بھی، چاڈ میں بھی بہت سے ممالک میں کثرت کے ساتھ انسانیت بھوک سے مر رہی ہے........پس میں نے فیصلہ کیا ہے کہ دس ہزار پونڈ جو ایک بہت معمولی قطرہ ہے جماعت کی طرف سے افریقہ کے بھوک سے فاقہ کش ممالک کے لئے پیش کروں اور حسب توفیق ذاتی طور پر بھی پیش کروں گا اور ساری جماعت بحیثیت جماعت بھی کچھ نہ کچھ صدقہ نکالے.....پس میں کوئی معین تحریک نہیں کرتا مگر یہ تحریک کرتا ہوں کہ خالصتاً اس نیت کے ساتھ کہ ہمارے ان صدقوں کو اللہ تعالیٰ امن عالم کے حق میں قبول فرمائے اور مسلمانوں کے مصائب دور کرنے کے لئے قبول فرمائے....اور یہ جو سارے صدقات ہوں گے یہ خالصتاً افریقہ کے فاقہ زدہ ممالک پر خرچ کئے جائیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 1991ء۔روزنامہ الفضل 9 فروری 1991ء)

تحریکات خلفائے سلسلہ:

دسمبر 1912ء کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے دو اہم تحریکیں فرمائیں:

1۔ علم الرؤیا کا علم اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کو عطا فرمایا اور ان سے ورثہ میں علمائے اُمت کو پہنچا۔ چنانچہ پہلے مسلمانوں نے اس فن پر کامل التعبیر اور تعطیر الانام وغیرہ عمدہ کتابیں لکھیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے تحریک فرمائی کہ ہم سے پہلے بزرگوں نے تو اپنا فرض ادا کردیا لیکن اب کئی نئی ایجادیں نکل آئی ہیں ہمیں نئی ضروریات کے لئے اس فن کی ضخیم کتاب تیار کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

2۔ دوسری تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے یہ فرمائی کہ مال غنیمت کی تقسیم کے لئے جو اللہ اور رسول کا حق ہے اس کامصرف موجودہ زمانہ میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی، اس کی صفات، اس کے افعال اور اس کے کلام پاک کی اشاعت پر رسالے اور ٹریکٹ شائع کئے جائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کی ادائیگی کے لئے حدیث شریف کی اشاعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفا پر اعتراضات کے جوابات پر روپیہ خرچ کیا جائے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3۔صفحہ 428)

تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ :

قرآن مجید اور بنیادی لٹریچر (Literature) کے تراجم کی تحریک:

انگریزی زبان میں ترجمہ کا کام جماعت میں ہو رہا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس مبارک دور میں اس کے علاوہ دنیا کی مشہور سات زبانوں میں قرآن مجید اور بعض دوسری بنیادی اہمیت کی کتب کے تراجم شائع کرنے کی تحریک فرمائی اور حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اطالوی زبان میں ترجمہ کا خرچ میں ادا کروں گا کیونکہ ’’خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ چونکہ

پہلے مسیح کا خلیفہ کہلانے والا(پوپ۔ ناقل)اٹلی (Italy)میں رہتا ہے اس مناسبت سے قرآن مجید کا جو ترجمہ اطالوی (Italian) زبان میں شائع ہو وہ مسیح محمدی کے خلیفہ کی طرف سے ہونا چاہیئے۔

(سوانح فضل عمر جلد سوم ۔صفحہ 374 تا383)

تحریک جدید:

تحریک جدید کے آغاز کا پس منظر بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’یہ تحریک ایسی تکلیف کے وقت میں شروع کی گئی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری طاقتیں جماعت احمدیہ کو مٹانے کیلیئے جمع ہو گئی ہیں۔ ایک طرف احرار نے اعلان کر دیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا فیصلہ کر لیاہے اور وہ اس وقت تک سانس نہ لیں گے جب تک مٹا نہ لیں۔ دوسری طرف جو لوگ ہم سے ملنے جلنے والے تھے اور بظاہر ہم سے محبت کا اظہار کرتے تھے انہوں نے پوشیدہ بغض نکالنے کے لئے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں اور ہزاروں روپوں سے ان کی امداد کرنی شروع کردی اور تیسری طرف سارے ہندوستان نے ان کی پیٹھ ٹھونکی یہاں تک کہ ایک ہمارا وفد گورنر پنجاب سے ملنے کے لئے گیا تو اسے کہا گیا کہ تم لوگوں نے احرار کی اس تحریک کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا۔ ہم نے محکمہ ڈاک سے پتہ لگایا ہے۔ پندرہ سو روپیہ روزانہ ان کی آمدنی ہے تو اس وقت گورنمنٹ انگریزی نے بھی احرار کی فتنہ انگیزی سے متاثر ہو کر ہمارے خلاف ہتھیار اٹھا لئے اور یہاں کئی بڑے بڑے افسر بھیج کر اور احمدیوں کو رستے چلنے سے روک کر احرار کا جلسہ کرایا گیا۔‘‘

(تقریر فرمودہ27دسمبر1943ء سوانح فضل عمر جلد 3صفحہ 297)

تحریک جدید ایک الہامی تحریک:

تحریک جدید کو تمام کامیابیوں کے حصول کا ذریعہ اور الہامی تحریک قرار دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’پس جماعت کو اپنی ترقی اور عظمت کے لئے اس تحریک کو سمجھنااور اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ جس طرح مختصر الفاظ میں ایک الہام کر دیتا ہے اور اس میں نہایت باریک تفصیلات موجود ہوتی ہیں۔اسی طرح اس کا القا بھی ہوتا ہے اور جس طرح الہام مخفی ہوتا ہے۔ اسی طرح القا بھی مخفی ہوتا ہے بلکہ القا الہام سے زیادہ مخفی ہوتاہے۔ یہ تحریک بھی جو القائے الٰہی کا نتیجہ تھی پہلے مخفی تھی مگر جب اس پر غور کیا گیا تو یہ اس قدر تفصیلات کی جامع نکلی کہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانہ کے لئے اس میں اتنا مواد جمع کر دیا ہے کہ اصولی طور پر اس میں وہ تمام باتیں آگئی ہیں جو کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔‘‘

(الفضل 26فروری1961ء سوانح فضل عمر جلد سوم۔صفحہ297 تا 300)

تحریک جدید کی سکیم(scheme):

تحریک جدید کی جو سکیم اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دل میں اِلقا کی اس کی تفصیلات بیان کرنے سے پہلے جماعت کو اس کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنے کے لئے بطور تمہید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے

19اکتوبر1934ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''سات یا آٹھ دن تک اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی اور توفیق بخشی تو میں ایک نہایت ہی اہم اعلان جماعت کے لئے کرنا چاہتا ہوں چھ یا سات دن سے قبل میں وہ اعلان کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اس اعلان کی ضرورت اور اس کی وجود بھی میں اسی وقت بیان کروں گا لیکن اس سے پہلے میں آپ لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ احمدی کہلاتے ہیں، آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی چنیدہ جماعت ہیں، آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے مامور پر کامل یقین رکھتے ہیں، آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے آپ نے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر رکھے ہیں اور آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ان تمام قربانیوں کے بدلے اللہ تعالیٰ سے لوگوں نے جنت کا سودا کر لیا ہے۔ یہ دعویٰ آپ لوگوں نے میرے ہاتھ پر دہرایا بلکہ آپ میں سے ہزاروں انسانوں نے اس عہد کی ابتدا میرے ہاتھ پر کی کیونکہ وہ میرے ہی زمانہ میں احمدی ہوئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہاری بیویاں، تمہارے عزیز و اقارب، تمہارے اموال اور تمہاری جائیدادیں تمہیں خدا اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری ہیں تو تمہارے ایمان کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ ایک معمولی اعلان نہیں بلکہ اعلان جنگ ہو گا ہر اس انسان کے لئے جو اپنے ایمان میں ذرہ بھر بھی کمزوری رکھتاہے۔ یہ اعلان جنگ ہو گا ہر اس شخص کے لئے جس کے دل میں نفاق کی کوئی بھی رگ باقی ہے لیکن میں یقین رکھتاہوں کہ ہماری جماعت کے تمام افراد الاماشاء اللہ سوائے چند لوگوں کے سب سچے مومن ہیں اور اس دعویٰ پر قائم ہیں جو انہوں نے بیعت کے وقت کیا اور اس دعویٰ کے مطابق جس قربانی کا بھی ان سے مطالبہ کیا جائے گا اسے پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔''

(الفضل23اکتوبر1934ء سوانح فضل عمر جلد 3۔ صفحہ301)

وقف جدید ________ ایک اور بابرکت تحریک:

جماعت کی مالی جہاد اور قربانیوں کی تاریخ نہایت شاندار اور قابل رشک ہے۔ اس عظیم مثالی کارنامہ کے پیچھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ولولہ انگیز قیادت کا کسی قدر تذکرہ تحریک جدید کے ضمن میں ہو چکا ہے تحریک جدید کا اجرا 1934ء میں ہوا جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جوانی کا زمانہ اور شدید طوفانی مخالفت کی وجہ سے جماعت کے اندر غیر معمولی جذبہ و جوش کا زمانہ تھا مگر 1958ء میں جبکہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) ایک ایسے خوفناک قاتلانہ حملہ سے دوچار ہو چکے تھے جس میں ''نادان دشمن'' کا وارشہ رگ سے چھوتے ہوئے اور اپنے اثرات پیچھے چھوڑتے ہوئے نکل گیا تھا اس کے نتیجہ میں حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)ایک انتہائی تکلیف دہ اعصابی بیماری میں مبتلا رہ چکے تھے مگر عمر کی زیادتی، بیماری کی شدت، ذمہ داریوں کے ہجوم میں ہمارا یہ خدا رسیدہ قائد ایک عجیب شان کے ساتھ جماعت کی روحانی ترقی اور تربیت کیلئے ایک نہایت وسیع پروگرام اس جماعت کے سامنے پیش کرتا ہے جو تقسیم وطن کے نتیجہ میں ایک بہت بڑے دھکے کو برداشت کر کے نئے سرے سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش میں مصروف ہے اور ایک دفعہ پھر دنیا پر یہ ثابت کر دیتا ہے کہ خدائی تائید یافتہ اَولیاء اللہ کی شان دنیوی لیڈروں اور خود ساختہ پیروں سے کتنی مختلف اور ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے۔ اس سکیم کی اہمیت و افادیت کا اندازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے ہوتا ہے:

'' میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح

جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقت کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں.......ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے........ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں......اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں.......وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔''

(الفضل 6 فروری 1958ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمایا:

''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پور ا کروں گا۔ خدا تعالیٰ....... میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔''

(الفضل 7 جنوری 1958ء)

1958ء میں عید الاضحیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس انجمن کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

''پشاور سے کراچی تک رُشد و اصلاح کا جال پھیلا یا جائے بلکہ اصلی حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم نے رُشد و اصلاح کے لحاظ سے مشرقی اور مغربی پاکستان کا گھیرا کرنا ہے تو اس کیلئے ہمیں ایک کروڑ روپے سالانہ سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے۔''

(سوانح فضل عمر جلد 3۔صفحہ 347،348،350)

خلافت ثالثہ کی بابرکت تحریکات:

1) صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ:

احمدیت کی پہلی صدی کی تکمیل پر اظہارِ تشکر اور احمدیت کی دوسری صدی (جو غلبہ اسلام کی صدی ہے) کے شایانِ شان استقبال کی تیاری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک جامع منصوبہ بنا کر اسے 1973ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے سامنے پیش کیا اور اس کے دوسرے حصے یعنی تعلیمی منصوبے کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1979ء میں اس وقت فرمایا جب تاریخ اسلام میں آٹھ سو سال کے وقفے کے بعد پہلے احمدی مسلمان سائنس دان عبدالسلام نے فزکس میں دو امریکی سائنسدانوں کے ساتھ عالمی اعزاز ''نوبل انعام'' حاصل کیا۔ غلبہ اسلام کی آسمانی مہم صد سالہ جوبلی منصوبہ کے ساتھ تعلیمی منصوبے کو منسلک کرنے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا منشا یہ تھا کہ ''جب تک تعلیمی بنیاد مضبوط نہ ہو کوئی شخص علوم قرآنی سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا'' اور یہ کہ ''جب انسان اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو جائے تو انسان کی مدد کے لئے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن ہی آئے گا'' نیز یہ کہ ''ہم اسلام کو اس وقت تک نہیں پھیلا سکتے جب تک یوروپینوں کو تعلیم کے میدان میں شکست نہ دے دیں۔''

(حیات ناصر جلد 1 ۔صفحہ556)

2) صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کا اعلان:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ 1973ء پر جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ خواہش تھی کہ جماعت صد سالہ جشن منائے یعنی وہ لوگ جن کو سوواں سال دیکھنا نصیب ہو وہ صد سالہ جشن منائیں اور میں بھی اپنی اسی خواہش کا اظہار کرتا ہوں کہ صد سالہ جشن منایا جائے۔ اس کے لئے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے اور میں نے بڑی دعاؤں کے بعد اور بڑے غور کے بعد تاریخ احمدیت سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگلے چند سال جو صدی پورا ہونے سے قبل باقی رہ گئے ہیں وہ ہمارے لیے بڑے ہی اہمیت کے مالک ہیں۔ اس عرصہ میں ہماری طرف سے اس قدر کوشش اور اللہ کے حضور اس قدر دعائیں ہو جانی چاہئیں کہ اس کی رحمتیں ہماری تدابیر کو کامیاب کرنے والی بن جائیں اور پھر جب ہم یہ صدی ختم کریں اور صد سالہ جشن منائیں تو اس وقت دنیاکے حالات ایسے ہوں جیسا کہ ہماری خواہش ہے کہ ایک صدی گزرنے کے بعد ہونے چاہئیں اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ یہ جماعت اس کے حضور قربانیاں پیش کر کے غلبہ اسلام کے ایسے سامان پیدا کردے۔ اسی کے فضل اور اسی کی دی ہوئی عقل اورفہم سے اور اسی کے سمجھائے ہوئے منصوبوں کے نتیجہ میں دنیا کے وہ لوگ بھی جنہیں اس وقت اسلام سے دلچسپی نہیں ہے وہ بھی سمجھنے لگیں کہ اب اسلام کے آخری اور کامل غلبہ میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا۔ یہ سپریم ایفرٹ (Supreme Effort) یعنی انتہائی کوشش جو آج کا دن اور آج کا سال ہم سے مطالبہ کرتاہے۔ اس آخری کوشش کے لئے ہمیں کچھ سوچنا ہے اور پھر سب نے مل کر بہت کچھ کرنا ہے۔ یہ خیال کر کے کہ سولہ سال کے بعد جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال پورے ہو جائیں گے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر، اس معنی میں کہ آپ نے جو پہلی بیعت لی اور صالحین اور مطہرین کی ایک چھوٹی سی جماعت بنائی تھی اس پر23مارچ1989ء کو پورے سو سال گزر جائیں گے۔''

(حیات ناصر جلد 1 ۔صفحہ556،557)

3) نصرت جہاں سکیم:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ11اپریل سے14مئی1970ء تک مغربی افریقہ کے دورہ پر رہے۔ اس دوران جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ گیمبیا میں مقیم تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کوافریقی اقوام کی خدمت اور محبت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے زبردست تحریک ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ تم کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا''

افریقہ کے دورہ سے واپسی پر14مئی کو لندن میں تشریف لے گئے۔ لندن قیام کے دوران حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ''نصرت جہاں ریزرو فنڈ'' کا اعلان فرمایا۔ یورپ و افریقہ کے دورہ سے واپسی کے بعد پاکستان پہنچ کر 12جولائی 1970ء کو خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم کے پس منظر اور لندن میں تحریک کے اعلان اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ذکر کیا۔ جو منصوبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

تعالیٰ کو سمجھایا اس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شریک حیات حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے نام پر ''نصرت جہاں آگے بڑھو منصوبہ'' رکھا۔

(حیات ناصر جلد 1 صفحہ 527تا540)

نصرت جہاں سکیم اور معاندین کا ردعمل:

نصرت جہاں سکیم کے ذریعے افریقہ میں ہونے والے غیر معمولی انقلاب کواحمدیت کے معاندین نے حسد اور غیظ و غضب کی نگاہ سے دیکھا اور افریقہ میں بھی اور پاکستان میں بھی اپنا مخالفانہ ردعمل ظاہر کیا۔ پاکستان میں جو رَدّعمل ہوا اس کی طرف سے اشارہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ہماری اس سکیم کا اس وقت تک جو مخالفانہ ردعمل ہوا ہے وہ بہت دلچسپ ہے اور آپ سن کر خوش ہوں گے۔ اس وقت تک میری ایکSourceسے یہ رپورٹ ہے........ کہ جماعت اسلامی کی مجلس عاملہ نے یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ ویسٹ افریقہ میں احمدیت اتنی مضبوط ہو چکی ہے کہ وہاں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس واسطے پاکستان میں ان کو کچل دو تا کہ وہاں کی سرگرمیوں پر اس کا اثر پڑے اور جماعت کمزور ہو جائے۔ بالفاظ دیگر جو ہمارا حملہ وہاں عیسائیت اور شرک کے خلاف ہے اسے کمزور کرنے کے لئے لوگ یہاں سکیم سوچ رہے ہیں۔ ویسے وہ تلوار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کسی مخالف کو نہیں دی جو جماعت کی گردن کو کاٹ سکے البتہ افراد کو بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔''

افریقہ میں اس سکیم کو ناکام کرنے کے لئے بھی مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمیشہ جماعت کے شامل حال رہی۔

(حیات ناصر جلد 1 صفحہ544)

مصیبت زدگان کے لئے تحریکات:

تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ :

مصیبت زدگان کی مرکزی امداد:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 2فروری1934ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ زلزلہ کے مصیبت زدگان کی بلا امتیاز مذہب و ملت امداد کریں۔ مرکز کی طرف سے مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہی اظہار ہمدردی اور تفصیلات مہیا کرنے کے لئے بہار بھجوائے گئے اور مئی1934ء میں تیرہ سوروپیہ کی رقم حضرت مولانا عبدالماجد صاحب رضی اللہ عنہ امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور کو روانہ کی گئی۔علاوہ ازیں ایک ہزار روپیہ ریلیف فنڈ میں دیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد7۔صفحہ185)

تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ:

1) افغان مہاجرین کیلئے طبی سہولت:

روس کے افغانستان پر حملے کے نتیجے میں افغان مہاجرین کثرت سے اپنا ملک چھوڑ کر پاکستان میں پناہ گزین ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان مظلومین کی طبی سہولت کے لئے مہاجرین کے کیمپوں میں جماعت کی طرف سے ڈسپنسری کا انتظام کروایا اور انتہائی مخالفانہ حالات کے باوجود خدمت خلق کے جذبہ کے تحت افغان مہاجرین کی خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ انتہائی مزاحمت اور رکاوٹوں کے باوجود افغان مہاجرین علاج کیلئے باقی سہولتوں کو چھوڑ کر اکثر احمدی ڈسپنسری کا ہی رخ کرتے رہے۔ اس اہم کام کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صوبہ سرحد کے ایک مخلص دوست رشید جان صاحب کے سپرد فرمائی جو اپنی رپورٹ وقفہ وقفہ کے بعد صاحبزادہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو بھجواتے رہے اور حضرت صاحبزادہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو مکمل حالات سے آگاہ فرماتے رہتے اور ہدایات لے کر محترم رشید احمد جان صاحب کو پہنچاتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے1981ء کے جلسہ سالانہ پر افغان مہاجرین کے لئے خصوصی دعاؤں کی بھی تحریک فرمائی اور اعلان کرتے وقت اس جانب رخ فرمایا جہاں سٹیج پر غیر ملکی افراد کے احاطہ میں کرسیوں پر جناب رشید جان صاحب اور افغان مہاجرین کے ایک لیڈر تشریف فرما تھے۔

(حیات ناصر۔صفحہ645 و 646)

2) جنگی قیدیوں کے لئے صدریاں اور رضائیاں:

1971ء میں پاکستان و ہندوستان کی جنگ کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ اپنا سالانہ جلسہ جو دسمبر میں ہوا کرتا ہے منعقد نہ کر سکی لیکن احمدی خواتین دوران جنگ اور جنگ کے بعد ہر جگہ دفاعی اور رفاہی کاموں میں مصروف رہیں۔ پاکستان جس بحران میں سے گزرا، انتہائی ضرورت تھی کہ پاکستان کا ہر شہری اور پاکستان کی ہر تنظیم ان مجاہدین کی خدمت دامے درمے، قلمے کرتی جو وطن کی حفاظت کر رہے تھے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ ربوہ کو افواج پاکستان کے لئے روئی کی صدریاں تیار کرنے کا ارشاد فرمایا:

> 31جنوری(1972ء) کو صدریاں بنانے کا کام شروع کیا گیا۔اس کام کی نگران اعلیٰ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ تھیں جن کی سرکردگی میں ربوہ کے ہر محلّہ کی ہر اس عورت نے جو کچھ نہ کچھ کام کر سکتی تھی اس خدمت میں حصہ لیا۔ پچیس دن کے عرصہ میں چھ ہزار دو صد بیس(6220) صدریاں تیار کر دی گئیں پھر بعد میں اور کپڑا ملنے پر مزید صدریاں تیار کی گئیں۔جن کی کل تعداد8751بنتی ہے۔''

(حیات ناصر۔صفحہ646)

3) سیلاب زدگان کی امداد:

مشرقی پاکستان کثرت کے ساتھ سیلابوں کی زد میں آتا رہا ہے۔ متعدد مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیلاب زدگان کی امدا کیلئے معقول رقم جماعتی بیت المال سے بھجوائی اور اسی طرح مغربی پاکستان میں سیلاب کے دوران احمدی

خدام کے ذریعے متاثر افراد کی امداد فرمائی اور اس سلسلہ میں احمدی نوجوانوں کو خطرات میں پڑ کر متاثر افراد کی جان اور مال بچانے کے لئے عملی طور پر تیار کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بیرون ملک تشریف لے گئے تھے کوپن ہیگن سے جماعت کے نام پیغام بھیجتے ہوئے فرمایا:

''پاکستان کی سلامتی اور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہیں۔''

(حیات ناصر۔صفحہ 646-647)

تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ:

1) جاپان(Japan) میں آنے والے زلزلہ کیلئے دعا کی تحریک:

''میں جماعت کو عمومی طور پر دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ جاپان کا حالیہ زلزلہ بہت ہی بھیانک اثرات کا موجب بنا ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ڈش انٹینا کے ذریعہ جاپان کی جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ:

'' آپ کی مالی توفیق تھوڑی ہے مگر جتنی بھی ہے دیتے چلے جائیں۔''

(ارشادات بیان فرمودہ4،5فروری1995ء۔روزنامہ الفضل11فروری1995ء)

2) روانڈا (Rwanda)کے مظلومین کی امداد کے لئے تحریک:

''روانڈ (Rwanda)کے مظلوم ہیں جو خصوصاً زائر میں انتہائی دردناک حالات میں زندگی گزار رہے ہیں cholera پھیلا ہوا ہے، مصیبتوں میں مبتلا ہیں، ان کے لئے میں اپنی طرف سے ایک ہزار پونڈ کا معمولی نذرانہ پیش کر کے جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ توفیق کے مطابق دیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ22جولائی1994ء۔الفضل انٹرنیشنل26اگست تا یکم ستمبر1994ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شمالی پاکستان اور کشمیر کے علاقہ میں آنے والے زلزلہ کے متاثرین کی امداد کیلئے جماعت کو تحریک:

فرمایا:

''گو کہ اس زلزلہ کے بعد سے فوری طور پر ہی افراد جماعت بھی اور جماعت احمدیہ پاکستان بھی اپنے ہم وطنوں کی۔ جہاں تک ہمارے وسائل ہیں، مصیبت زدوں کی مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن میں پھر بھی ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں،ان کو یہ توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ ان حالات میں جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں حتی المقدوران کی مدد کریں۔ جو پاکستانی احمدی باہر کے ملکوں میں ہیں ان کو بھی بڑھ چڑھ کر لوگوں کی بحالی اور ریلیف کے کام میں حکومت پاکستان کی مدد کرنی چاہئے.......ایک

پاکستانی شہری کی حیثیت سے بھی یہ فرض بنتا ہے کہ آسمانی آفت کی وجہ سے ملک میں جو تباہی آئی ہے اس کی بحالی کے لئے ملک کی مدد کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ14اکتوبر2005ء الفضل انٹرنیشنل 4 تا10نومبر2005ء)

فنڈز (funds) کا قیام:

تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ :

کالج فنڈ (College Fund) کی تحریک:

نوجوانوں کی علمی و تربیتی ضروریات کو بہتر رنگ میں پورا کرنے کے لئے ڈیڑھ لاکھ چندہ کی تحریک فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس مد میں گیارہ ہزار روپیہ چندہ ادا فرمایا۔

(الفضل23مئی1944ء)

تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ:

مریم شادی فنڈ:

''میں شکر نعمت کے طور پر اپنی والدہ مرحومہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں....اب ان کی یاد میں، ان کے احسان کا بدلہ تارنے کے لئے،احسان کا بدلہ تو نہیں اتارا جا سکتا مگر ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر،میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی بیٹیاں بیاہنے والے ہیں اور غربت کی وجہ سے ان کو کچھ دے نہیں سکتے......جن کی بیٹیاں بیاہنے والی ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے حسب توفیق میں اپنی طرف سے بھی کچھ ان کو پیش کرتا ہوں .....اگر میرے اندر توفیق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی جماعت غریب نہیں ہے، بہت روپیہ ہے جماعت کے پاس۔ تو انشاء اللہ جماعت کے کسی فنڈ سے ان کی مدد کردی جائے گی مگر ان کو توفیق مل جائے گی کہ ان کی بیٹیاں خیر و خوبی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوں۔''

(خطبہ جمعہ 21فروری2003ء۔الفضل انٹرنیشنل28مارچ2003ء)

عمومی تحریکات خلافت برائے عامۃ الناس وعامۃ المسلمین:

تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ :

اتحاد بین المسلمین کیلئے تحریک:

سیاسی تغیرات ملکی اپنے ساتھ مذہبی خطرات بھی لا رہے تھے۔ وہ مسلمان جو پہلے ہی اقتصادی طور پر ہندوؤں کے دست نگر اور ذہنی طور پر ان کے زیر اثر تھے اور تعلیمی اور دنیوی ترقیات سے محروم چلے آ رہے تھے اور ان کا تبلیغی مستقبل بھی تاریک نظر آ رہا تھا۔ چنانچہ گاندھی جی کا اخبار سٹیٹس مین(States Man) میں ایک انٹرویو شائع ہوا کہ سوارج (ملکی حکومت) مل جانے کے بعد اگر غیر ملکی مشنری ہندوستانیوں کے عام فائدہ کیلئے روپیہ خرچ کرنا چاہیں گے تو اس کی تو انہیں اجازت ہو گی لیکن اگر وہ تبلیغ کریں گے تو میں انہیں ہندوستان سے نکلنے پر مجبور کر دوں گا جس کے معنے اس کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتے کہ سوارج میں مذہبی تبلیغ بند ہو جائے گی۔

اس کے علاوہ ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے واقعات برابر ہو رہے تھے۔ پہلے بنارس میں فساد ہوا پھر آگرہ اور میرزا پور میں اور پھر کانپور میں مسلمانوں کو نہایت بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس نازک موقع پر مارچ1931ء مسلمانوں کو پھر اتحاد کی پرزور اور تلقین فرمائی اور نصیحت کی کہ اگر مسلمان ہندوستان میں زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں یہ سمجھوتہ کرنا چاہئے کہ اگر دیگر قوموں کی طرف سے کسی اسلامی فرقہ پر ظلم ہو تو خواہ اندرونی طور پر اس سے کتنا ہی شدید اختلاف کیوں نہ ہو اس موقع پر متفق ہو جائیں گے۔

تحریک اتحاد کے تعلق میں جماعت احمدیہ کی کوشش کہاں تک بار آور ہوئیں اس کا اندازہ ایک ہندو اخبار کے حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے۔اخبار''آریہ ویر''لاہور نے لکھا۔

> ''رشی دیانند اور منشی اندرمن کے زبر دست اعتراضات کی تاب نہ لا کر مرزا غلام احمد قادیانی نے احمدیہ تحریک کو جاری کیا۔احمدیہ تحریک کا زیادہ تر حلقہ کار مسلمانوں کے درمیان رہا......اس جماعت کے کام نے مسلمانوں کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے.......اس تحریک نے مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کر دیا.......... آج مسلمان ایک طاقت ہیں،مسلمان قرآن کے گرد جمع ہو گئے۔''

(تاریخ احمدیت۔ جلد5صفحہ270،271)

تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اتحاد بین المسلمین کی تحریک:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے بالکل شروع میں اتحاد بین المسلمین کی تحریک فرمائی جو پاکستان کے اخبارات نے بھی مختلف شماروں میں شائع کی۔ اخبار تعمیر راولپنڈی نے لکھا:

> ''احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرز اناصر احمد نے دنیا کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی بہبود کے لیے متحد ہو کر کام کریں۔ آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمان ایک انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں اب وقت ہے کہ متحد ہو کر اس چیلنج کا مقابلہ کیا جائے۔ احمدیہ فرقہ کے سربراہ نے تجویز کیا ہے کہ پاکستان کے مختلف فرقوں کا ایک مشترکہ اجلاس بلایا جانا چاہئے تا کہ مسلمانوں کی ترقی کیلئے کوئی مشترکہ پروگرام تیار کیا جا سکے۔''

اخبار جنگ کراچی نے لکھا:

> ''احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے تجویز پیش کی ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو سات سال کی مدت کے لئے یہ طے کر لینا چاہئے کہ وہ آپس کے اختلافات بھلا کر دنیا میں اسلام کی تبلیغ کے لئے سر توڑ کوشش

کریں گے اور عبوری دور میں ایک دوسرے پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں کریں گے۔‘‘

وحدت اسلامی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو تحریک فرمائی کہ وہ مکہ کے روز ہونے والی عید الاضحیٰ کے مطابق ساری دنیا میں عید منائیں۔

فرمایا:

’’آئندہ سے ساری دنیا میں تمام احمدی جماعتیں مکہ مکرمہ کے دن یہ عید منایا کرے گی۔ ہمارے دل اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ہم مکہ معظّمہ میں عید الاضحیٰ کے موقع پر کی جانے والی قربانیوں سے پہلے قربانیان دیں۔ خدا کرے کہ وحدت اسلامی کی مہم میں ہماری یہ کوشش بار آور ہو۔‘‘

اتحاد بین المسلمین کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی ممالک کے سربراہوں کے مجوزہ اجلاس کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی جو1974ء کے آغاز میں منعقد ہوئی تھی۔